رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

تار کا پتہ الفضل قادیان

الفضل قادیان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت دو پیسے

جلد ۲۳ | مورخہ ۸ محرم ۱۳۵۵ھ | یوم چہارشنبہ | مطابق یکم اپریل ۱۹۳۶ء | نمبر ۲۲۶

پنجاب میں جدید آئین کے نفاذ پر
اقتصادی پروگرام کیا ہونا چاہیئے

صوبۂ پنجاب کا زمیندار طبقہ جو صوبہ کی آبادی کے بہت بڑے حصہ پر مشتمل ہے۔ اور جس میں پنجاب کی تینوں بڑی اقوام کے لوگ شامل ہیں۔ اس وقت شدید اقتصادی مشکلات کا شکار ہو رہا ہے۔ پنجاب کی اس وسیع دیہاتی آبادی کی ناگفتہ بہ حالت کو بہتر بنانے کے لئے اگرچہ پہلے بھی متعدد بار کوششیں کی جاتی رہی ہیں اور اسے ناقابل برداشت مصائب سے نجات دلانے کے لئے قوانین وضع کئے جاتے رہے ہیں۔ لیکن تاحال تغیر واقعہ نہیں ہوا۔ اور حالت بدستور خراب چلی آ رہی ہے۔ اب جبکہ جدید دستور اساسی کے ماتحت صوبجاتی خود مختاری حاصل ہونے والی ہے۔ چونکہ پنجاب کی دیہاتی آبادی کے مفاد کا تحفظ ہی آئین کو کامیابی کے ساتھ چلانے کا ذریعہ بن سکتا ہے۔ اور اس کی اقتصادی اصلاح سے متعلق مزید تغافل بلاشبہ جدید نظامِ حکومت کو ناکارہ کر دے گا۔ اس لئے ضرورت ہے۔ کہ کوئی عمدہ اقتصادی پروگرام مرتب کیا جائے۔ جو پنجاب کی پسماندہ دیہاتی اور زمیندار طبقہ کے لئے زیادہ سے زیادہ فائدہ مند ہو۔ اور مختلف اقوام۔ اور جماعتوں کو متحد کر سکے ؛

اس ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے موجودہ پنجاب کونسل کی دیہاتی پارٹی نے [illegible] انتخابی پروگرام مرتب کیا ہے۔ اس [illegible] کی پسماندہ اقوام کی ترقی کی بنیاد [illegible] حیثیت دی گئی ہے۔ اس پارٹی [illegible] ارکان نے میاں سر فضل حسین [illegible] اپنے پروگرام کے متعلق جو [illegible] وہ حسب ذیل امور پر مشت[مل ہے] [illegible]

(۱) نیشنل سیلف [illegible]

(۲) آزادی [illegible]

(۳) ان لوگوں [illegible] فساد کو ذاتی اغراض [illegible] یا ؛

(۴) [illegible] زمینداروں اور متمول [illegible] عوام کے مفاد کی [illegible]

(۵) [illegible] کے حل کرنے کے [illegible] کی ترقی کے وسائل [illegible]

(۶) [illegible] ترقی کے وسائل پر غور و خوض ؛

(۷) صوبہ [illegible] کی طرف توجہ ؛

(۸) قانون [illegible] کی حمایت۔ تاکہ پسماندہ [illegible] ئے ؛

(۹) [illegible] عات کی ترقی ؛

(۱۰) [illegible] سوں اور ان کے [illegible] ے عام کاروباری امور کی ترقی ؛

(۱۱) [illegible] سندوں کی ذہنی و عقلی ترقی [illegible] یہات سدھار کے مقصد کا [illegible] ح دیہات کے ذریعہ دیہات کو [illegible] ی زندگی کا ایک اہم جزو بنانا ؛

(۱۲) [illegible] نظم و نسق کے امور کی اصلاح۔

(۱۳) [illegible] ٹیکس کے بوجھ کی منصفانہ اور مساویانہ [illegible] یا پر تقسیم ؛

(۱۴) نظم و نسق کے تمام زائد مصارف کی تخفیف تاکہ امور مفاد عامہ کے لئے مناسب رقوم بچ سکیں ؛

(۱۵) ہر ایک فرقہ اور پارٹی کے مذہبی اور تمدنی احساسات کے احترام کا اطمینان۔ کیونکہ اسی ایک طریقہ سے اتحاد ملی مضبوط ہو سکتا ہے ؛

(۱۶) کسی قوم یا فرقہ کو دوسرے فرقوں پر مطلق العنانی کے حقوق دینے سے انکار ؛

(۱۷) جس صورت میں کہ دو فرقوں میں تصادم ہو جائے۔ تحمل اور برداشت کے اصول کے مطابق ان کی صلح کرانا ؛

یہ اصلاحی پروگرام پنجاب کونسل کی سب سے مقتدر پارٹی نے مرتب کیا ہے۔ اور جہاں تک تجاویز اور ارادوں کا تعلق ہے۔ اسے بہترین [illegible] مسلمان۔ سکھ اور ہندو [illegible] کے لئے حقوق کا یکساں [illegible] اگر کونسل کی دیہاتی پارٹی نے اپنے [illegible] فکر کو انہی تدابیر پر مرتکز رکھا۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ پنجاب کی یہ وسیع آبادی زبوں حالی سے نکل کر خوشحال اور فارغ البال نہ ہو جائے۔ علاوہ ازیں ایک بڑا فائدہ یہ بھی ہوگا کہ مختلف اقوام میں اشتراک عمل اور اتحاد فکر پیدا ہو کر باہمی اعتماد کی رُوح کو تقویت حاصل ہو گی۔ جس پر ملک کی ترقی کا بہت کچھ مدار ہے مختلف اقوام کے درمیان موجودہ بد اعتمادی کی جو خلیج حائل ہے۔ وہی دراصل اس افسوسناک صورت حالات کی ذمہ دار ہے۔ جس نے ہندوستانیوں کو ذلت و نکبت کے عمیق گڑھے میں گرا رکھا ہے اور جب تک وہ اس گڑھے سے نہ نکلیں گے ترقی کی طرف قدم نہ بڑھا سکیں گے ؛

حقیقت یہ ہے۔ کہ آئندہ نظامِ حکومت اسی صورت میں کامیابی کے ساتھ چل سکتا ہے۔ جبکہ اس کی ہیئت ترکیبی ایسی بنیاد پر قائم ہو جس میں صوبہ کی پسماندہ جماعتوں کو ترقی یافتہ طبقوں کے دوش بدوش کھڑے ہونے کا پورا پورا موقعہ مل سکے۔ پس یونینسٹ پارٹی کے پروگرام میں چونکہ پسماندہ اقوام کے حقوق کے تحفظ اور ان کے لئے ترقی کے ذرائع مہیا کرنے کے سوال کو احسن طور پر ملحوظ رکھا گیا ہے۔ اس لئے اس کا کامیاب ہونا یقینی ہے۔ اور بہی خواہانِ پنجاب کا فرض ہے۔ کہ اس کو کامیاب بنانے کے لئے اپنی خدمات فراخدلی سے پیش کریں ؛

قادیان میں رفاہِ عام کے ایک کام کی سرانجام دہی

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں کدال لیکر مٹی کھاری ٹوکریوں میں ڈالی اور خود مٹی کی ٹوکری اٹھائی

احمدیہ سپلائی کمپنی اور سٹار ہوزری کے پاس سے جو رستہ پرانے اڈے خانہ کو جاتا ہے اور جس کے قریب قریب زیادہ آبادی ہندوؤں اور ان لوگوں کی ہے۔ جو احمدی نہیں۔ اس کے درمیان ایک کافی گہرا۔ اور خاصہ لمبا چوڑا گڑھا ہے جس میں قریباً سارا سال پانی بھرا رہتا ہے۔ اور سخت تعفن پیدا ہو جاتا ہے۔ احرار کی وُہ ڈیڑھ بالشت کی "جامع مسجد" جس کے متعلق پچھلے دنوں انہوں نے بڑا شور مچایا تھا۔ کہ احمدی اس کی تعمیر میں روکاوٹ پیدا کر رہے ہیں۔ اور جو اب تک چند بالوں کی چھت تک سے محروم ہے۔ اسی گڑھے کے کنارے واقع ہے۔ اس کے علاوہ اس رستہ سے زیادہ آمد و رفت غیر احمدیوں اور غیر مسلموں کی ہے۔ مگر باوجود ان حالات کے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے ماتحت کہ رفاہ عامہ کے کام اپنے ہاتھ سے کئے جائیں۔ نظارت نے انتظام کیا۔ کہ اس گڑھے کو لوکل جماعت احمدیہ کے افراد خود پُر کریں۔ اور اپنے ہاتھوں سے پُر کریں اس کے لئے ۲۱ مارچ کو احمدی اصحاب کی ایک بہت بڑی تعداد نے جس میں بزرگانِ جماعت بھی شامل تھے۔ ایک چھپڑ سے جو کافی فاصلہ پر واقع ہے۔ اپنے ہاتھ سے مٹی اکھیڑ کر اور خود ٹوکریاں اٹھا کر گڑھے میں ڈالی۔ اور پھر ۲۸۔ مارچ کو اسی کام کے لئے پہلے سے بھی زیادہ اجتماع ۵ بجے شام ہوا۔ جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے بذاتِ خود شمولیت فرمائی۔ اور آخر وقت تک حضور ایک سرے سے دوسرے سرے تک گشت کر کے نہ صرف زیادہ سرگرمی اور زیادہ پھرتی کے ساتھ کام کرنے کے لئے ہدایات دیتے رہے۔ بلکہ متعدد بار حضور نے اپنے ہاتھ میں کدال لے کر مٹی کھودی۔ اور ٹوکریوں میں بھری۔ پھر مٹی کی بھری ہوئی ٹوکری کافی فاصلہ سے اٹھا کر گڑھے میں بھی ڈالی۔ اگرچہ کام کے لئے وقت بہت تھوڑا تھا۔ اور سامان ناکافی تھا۔ لیکن حضور کی موجودگی اور پھر کام میں عملاً ساتھ شمولیت نے بڑے تو بڑے چھوٹے چھوٹے بچوں میں خاص ہمت اور جوش پیدا کر دیا۔ اور وہ اپنی جھولیوں میں مٹی ڈال ڈال کر لے جاتے رہے۔ مٹی ڈھونے کا طریق یہ تھا۔ کہ کام کرنے والوں کو گڑھے سے لیکر چھپڑ تک تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر دو قطاروں میں کھڑا کیا گیا۔ ایک قطار بھری ہوئی ٹوکریاں ہاتھوں ہاتھ گڑھے تک پہونچاتی۔ اور دوسری قطار خالی ٹوکریاں اسی طرح واپس پھیر دیتی۔ جنہیں فوراً بھر کر پھر روانہ کر دیا جاتا۔

چونکہ ابھی گڑھا بھرا نہیں۔ اس لئے پھر یہ کام کیا جائے گا۔

جماعت احمدیہ سیالکوٹ کا شاندار جلسہ

پہلے روز کی مختصر روئداد

سیالکوٹ ۳۰ مارچ۔ جماعت احمدیہ سیالکوٹ کے جلسہ کی کل (۲۹ مارچ) کی کارروائی نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔ حاضرین کی تعداد کافی تھی۔ احمدیہ والنٹیئرز کور نے جلسہ میں خوب انتظام قائم رکھا۔ دوسرے تمام انتظامات بھی اعلےٰ پیمانہ پر تھے۔ مولانا غلام رسول صاحب راجیکی۔ مولوی عبدالغفور صاحب۔ مولوی ابوالعطاء اللہ دتا صاحب جالندھری اور ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم کی تقریروں میں لوگوں نے بہت دلچسپی کا اظہار کیا۔ بعض نے سوالات کئے۔ جن کا مولوی ابوالعطاء صاحب نے نہایت معقول جواب دیئے۔ مستورات بھی جن کے لئے پردہ کا الگ انتظام تھا۔ کافی تعداد میں جلسہ میں شریک ہوئیں۔

نیشنل لیگ کے آنا زید کا کی کور پر حملہ

نوشہرہ ضلع سیالکوٹ کے احرار کی وحشت اور درندگی

۲۸ مارچ کو ہمیں سیالکوٹ سے بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی۔ کہ داتا زید کا کی نیشنل لیگ کی کور جب سیالکوٹ آ رہی تھی۔ تو موضع نوشہرہ کے احرار نے ان پر حملہ کر دیا۔ جس سے کئی ایک والنٹیئرز زخمی ہو گئے۔ چونکہ اسی دن جناب ناظر صاحب دعوت و تبلیغ بتقریب جلسہ سیالکوٹ پہونچ چکے تھے۔ اس لئے انہوں نے فوراً دو احمدی دوستوں کو تحقیق حالات کے لئے موقعہ پر روانہ کر دیا اس کے بعد ۲۹ مارچ کو جو تفصیلی اطلاع پہنچی ہے۔ اس سے معلوم ہوا ہے۔ کہ داتا زید کا کی نیشنل لیگ کور پر حملہ ہونے کی خبر کور کے سالار نے ۱۲ بجے دوپہر جماعت احمدیہ سیالکوٹ کو پہنچائی۔ اور بتایا کہ جب کور موضع نوشہرہ کی ایک گلی میں سے خاموشی کے ساتھ گزر رہی تھی۔ اور پہلے گھمبالیاں کی کور اسی رستے سے گزر چکی تھی۔ تو کچھ لوگوں نے جن میں مدرسہ کے لڑکے اور چند عورتیں بھی شامل تھیں۔ پتھر پھینکنے شروع کر دیئے۔ اور گالیاں دینے لگ گئے۔ کور نے پھر بھی توجہ نہ کی۔ اور چلتی گئی۔ حتیٰ کہ چند اشخاص نے کور کے ایک والنٹیئر کو پکڑ لیا۔ اور اسے مارنے لگ گئے۔ اسے چھڑانے کے لئے جب دوسرے والنٹیئر واپس لوٹے۔ تو ان پر بھی حملہ کر دیا گیا۔ جس کا انہوں نے ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ ان میں سے دو زخمی ہوئے۔ پولیس بھی موقعہ پر پہونچ گئی۔ اور آخر کور سیالکوٹ روانہ ہو گئی۔

یہ واقعہ ثبوت ہے اس بات کا۔ کہ احرار کی ناکامی و نامرادی روز بروز زیادہ خطرناک جور و ستم کی صورت اختیار کرتی جا رہی ہے۔ وہ بدزبانی کو انتہائی درجہ تک پہنچا دینے کے ساتھ ساتھ قتل و خونریزی پر بھی اتر آئے ہیں۔ مگر وہ یاد رکھیں ان کا ظلم و ستم کسی احمدی کو ہراساں نہیں کر سکتا۔

ہم داتا زید کا کی نیشنل لیگ کور کو اس کی اس خوش قسمتی پر مبارکباد دیتے ہیں۔ کہ آل انڈیا نیشنل لیگ کور کی دینی خدمات کے سلسلہ میں سب سے پہلے خدا تعالیٰ کی راہ میں اسے اپنا خون پیش کرنے کا موقعہ ملا۔ یعنی ظالم و سفاک ہاتھوں نے اس کے والنٹیئرز کے خون کے قطرات سے زمین کو رنگین کیا۔

مقامی جماعت احمدیہ قادیان کا شاندار یوم التبلیغ

۵۷ غیر مسلموں نے اسلام قبول کیا

قادیان ۳۰ مارچ۔ کل یوم التبلیغ کے موقعہ پر غیر مسلموں میں تبلیغ اسلام کی گئی۔ انتظام کی صورت یہ تھی۔ کہ تمام محلہ جات کے سکرٹریان تبلیغ کو مختلف جہات کے دیہات تقسیم کر دیئے گئے تھے۔ تا آبادی کے لحاظ سے وہاں مبلغ بھیجنے کا انتظام کریں۔ صبح کو تمام محلہ جات کے احمدی احباب اپنے اپنے محلہ کی مسجد میں جمع ہوئے۔ اور دعا کرنے کے بعد مختلف گروپس کی صورت میں اپنے اپنے امیر کے ماتحت اعلائے کلمۃ الحق کے لئے روانہ ہو گئے۔ دیگر تبلیغی ٹریکٹوں کے علاوہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ مضمون "دہی ہمارا کرشن" جسے سکرٹری صاحب انجمن خدام الاسلام نے شائع کیا ساتھ لے گئے۔ جو ان پڑھ طبقہ کو پڑھ کر سنایا گیا۔ اور تعلیم یافتہ طبقہ میں تقسیم کیا گیا۔ قادیان کے ارد گرد دس بارہ میل کے حلقہ میں جو دیہات تھے ان میں تبلیغ کی گئی۔ بعض احباب دور کے دیہات میں سائیکلوں پر گئے۔ بعض احباب نے مقامی غیر مسلموں کو تبلیغ کی۔ گھروں اور دوکانوں کی حفاظت کے لئے پہرہ کا انتظام نیشنل لیگ کور کے سپرد تھا۔

سکرٹری تبلیغ محلہ دارالعلوم بھائی فضل حسین صاحب نے مختلف اصحاب سے چندہ لے کر قادیان کے مضافات کے غیر مسلموں کو جن کی تعداد تقریباً چھ سو تھی دعوتِ طعام محلہ دارالعلوم میں دی۔ اس موقعہ پر مولانا عبدالرحیم صاحب نیر۔ ملک مولا بخش صاحب اور سید احمد علی صاحب نے اسلام اور احمدیت

ترجمانِ احرار "مجاہد" کے بے بنیاد اعتراضات کے جواب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مسیح ابن مریم پر فضیلت

(۱)

اخبار "مجاہد" (۴ - مارچ) میں بعنوان "مرزائیوں کے اعتراضات کا مدلل جواب" ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس کی ابتداء میں گو مضمون نگار نے اپنے آپکو صرف ایک سادہ مسلمان لکھا ہے۔ اور یہ بھی لکھا ہے۔ کہ اس مضمون سے میرا مقصد کسی کی دل آزاری کرنا نہیں۔ مگر مضمون پڑھنے سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ تہذیب و شرافت کی حدود کو پھاند کر افتراء و بہتان کے خاردار جنگل میں جا گھسا ہے اور اس نے جماعت احمدیہ کی دل آزاری کی پوری کوشش کی ہے۔ چنانچہ بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اعتراض کرتے ہوئے لکھتا ہے:۔ "قرآن کریم کے کل اور جزو کو ماننا ایمان ہے۔ اور کسی جزو کو چھوڑنا یا چھوڑنے کا حکم دینا کفر ہے۔ چونکہ ابن مریم کا ذکر قرآن کریم کی کئی آیات میں موجود ہے۔ مثلاً واذکر فی الکتٰب مریم الآیہ اس لئے "ابن مریم کے ذکر کو چھوڑ دو" کا حکم آیات قرآن کے چھوڑنے کا حکم ہے۔ اور جو قرآن کی آیتوں کو چھوڑنے کا حکم دے وہ صریحاً قرآن مجید کو جھٹلا رہا ہے۔ اور جو قرآن مجید کی تکذیب کرے۔ وہ مسلمان نہیں"۔

اس اعتراض کا پہلا جواب تو یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق یہ کہنا کہ آپ نے قرآن مجید کے احکام کو نعوذ باللہ چھوڑنے کا حکم دیا ہے۔ سراسر دھوکا اور فریب ہے۔ چنانچہ اس کے ثبوت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دو حوالجات پیش کئے جاتے ہیں۔ آپ اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے۔ کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑو۔ کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے۔ جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائینگے۔ جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے۔ ان کو آسمان پر مقدم رکھا جائیگا۔ نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں۔ مگر قرآن" (کشتی نوح ص ۱۳)

اسی طرح فرماتے ہیں ؎

جمال و حسن قرآن نور جان ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان اقتباسات سے ہر بصیرت رکھنے والا انسان سمجھ سکتا ہے کہ آپ کو قرآن مجید کی صداقت پر کتنا بڑا یقین تھا۔ اور آپ اس کے ہر چھوٹے بڑے حکم کو بجا لانے کی کس قدر تاکید فرمایا کرتے تھے۔ مگر افسوس کہ نادان لوگ افتراء پردازی کرتے ہوئے نہیں شرماتے۔ پھر جو بات بیان کی گئی ہے۔ وہ معمولی عقل و خرد رکھنے والے انسان کے نزدیک بھی مضحکہ خیز ہے۔ کیونکہ واذکر فی الکتٰب مریم میں حضرت مریم کا ذکر ہے۔ نہ کہ ابن مریم کا۔ معلوم ہوتا ہے اخبار کے مضمون نگار نے قرآن مجید کی آیات کو سمجھنے کی کبھی کوشش نہیں کی۔ ورنہ وہ ایک معمولی آیت واذکر فی الکتٰب مریم سے یہ نتیجہ نہ نکالتا۔ کہ اس میں "ابن مریم" کو یاد رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ لیکن بفرض محال اگر یہ تسلیم بھی کر لیا جائے۔ کہ اس آیت کا مطلب یہی ہے۔ کہ ابن مریم کو یاد رکھو۔ تو اسے ثابت کرنا چاہیئے تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت مسیح ابن مریم کو کبھی یاد نہیں کیا۔ اور اس طرح قرآنی حکم کی نعوذ باللہ خلاف ورزی کی۔ مگر وہ اس بات کو قطعاً ثابت نہیں کر سکتا۔ بلکہ واقعہ یہ ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتب میں اتنی کثرت اتنے تواتر اور اتنی تکرار سے ذکر فرمایا ہے۔ کہ اس کا عشر عشیر بھی کسی اور مسلمان کی کتاب میں نہیں مل سکتا۔ باقی جو یہ مصرع ہے کہ "ابن مریم کے ذکر کو چھوڑ دو" اس کا صرف یہ مطلب ہے کہ تم ابن مریم کی آمد کا خیال چھوڑ دو۔ کیونکہ ایک اسرائیلی نبی کا امت محمدیہ کی اصلاح کے لئے آنا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک ہے اور اس میں یہ اشارہ بھی کیا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی امت خیر الامم ہونے اور آپ کے فیوض و برکات سے مستفیض ہونے کے باوجود اگر ایک ایسے روحانی طبیب کی محتاج ہے۔ جو اسرائیلی امت میں کئی صدیاں پہلے گزرا۔ اور وہ خود کوئی کامل انسان پیدا کرنے کی اہلیت نہیں رکھتی۔ تو یہ واقعہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سخت ہتک ہے۔ اور اسی ہتک کے ازالہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسلمانوں کو متوجہ فرمایا۔ کہ وہ اسرائیلی مسیح کی آمد کا خیال اپنے دلوں سے نکال دیں۔ اور سمجھ لیں۔ کہ ع "اس سے بہتر غلام احمد ہے"۔ مضمون نگار مصرع ثانی پر بھی تلملایا ہے۔ اور لکھتا ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب نے اپنے آپ کو حضرت مسیح ابن مریم سے افضل کیوں قرار دیا۔ مگر اسے یاد رکھنا چاہیئے۔ یہ تکلیف لاحاصل ہے۔ اور صداقت یہی ہے۔ کہ مسیح موعود حضرت مسیح ابن مریم سے افضل ہے اور اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم مثیل موسیٰ ہیں۔ اور آپ ہر پہلو سے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر فضیلت رکھتے ہیں۔ حضرت موسیٰؑ کے آخری خلیفہ حضرت مسیح تھے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے آخری خلیفہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں۔ جو مثیل مسیح ہیں۔ پس جس طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی فضیلت حضرت موسےٰ علیہ السلام پر ہر پہلو سے ثابت ہے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی ہر پہلو سے مسیح موسوی پر فضیلت رکھتے ہیں۔ اور جیسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی فضیلت کو بیان کیا۔ اور ولا فخر فرمایا۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"یاد رہے۔ کہ اس بات کو اللہ تعالےٰ خوب جانتا ہے۔ کہ مجھے ان باتوں سے نہ کوئی خوشی ہے نہ کچھ غرض۔ کہ میں مسیح موعود کہلاؤں۔ یا مسیح ابن مریم سے اپنے تئیں بہتر ٹھہراؤں۔ خدا نے میرے ضمیر کی اپنی اس پاک وحی میں آپ ہی خبر دی ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ قل اجرّد نفسی من ضروب الخطاب یعنی ان کو کہہ دے۔ کہ میرا تو یہ حال ہے۔ کہ میں کسی خطاب کو اپنے لئے نہیں چاہتا۔ یعنی میرا مقصد اور میری مراد ان خیالات سے برتر ہے اور کوئی خطاب دینا یہ خدا کا فعل ہے۔ میرا اس میں دخل نہیں ہے۔" (حقیقۃ الوحی ص ۱۴۹)

پھر فرماتے ہیں:۔ "میں یہ بھی دیکھتا ہوں۔ کہ مسیح ابن مریم آخری خلیفہ موسیٰ علیہ السلام کا ہے اور میں آخری خلیفہ اس نبی کا ہوں۔ جو خیر الرسل ہے۔ اس لئے خدا نے چاہا۔ کہ مجھے اس سے کم نہ رکھے۔ میں خوب جانتا ہوں۔ کہ یہ الفاظ میرے ان لوگوں کو گوارا نہ ہوں گے۔ جن کے دلوں میں حضرت مسیح کی محبت پرستش کی حد تک پہونچ گئی ہو۔ مگر میں ان کی پروا نہیں کرتا۔ میں کیا کروں۔ کس طرح خدا کے حکم کو چھوڑ سکتا ہوں۔" (حقیقۃ الوحی ص ۱۵۰)

معترض نے اسی ضمن میں اپنی کوتاہ علمی کا ثبوت دیتے ہوئے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ "آنحضور صلعم ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ مجھے یونس بن متی پر فضیلت نہ دو۔ لیکن مرزا صاحب کا اپنے آپ کو جناب عیسےٰ پر فضیلت دینا اسوۂ جناب رسول خدا صلعم کے سراسر خلاف ہے"۔ معلوم ہوتا ہے۔ معترض علم احادیث سے محض کورا ہے۔ اور اسے اتنا بھی علم نہیں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے یہ الفاظ بالکل ابتدائی زمانہ کے ہیں۔ جب ابھی آپ کو اپنے مدارج عالیہ کا علم نہ تھا اس زمانہ میں آپ نے بے شک کہا۔ کہ مجھے یونس پر فضیلت نہ دو۔ مگر بعد میں آپ نے ہی فرمایا۔ لوکان موسےٰ حیًا لما وسعہ الا اتباعی کہ اگر حضرت موسےٰؑ زندہ ہوتے۔ تو انہیں میری پیروی کے سوا کوئی چارہ نہ ہوتا۔ لوکان عیسےٰ حیًا لما وسعہ الا اتباعی۔ اگر حضرت عیسےٰ علیہ السلام زندہ ہوتے۔ تو انہیں میری پیروی کے سوا کوئی چارہ نہ ہوتا۔ والذی نفس محمد بیدہ لو بدا لکم موسیٰ فاتبعتموہ و ترکتمونی لضللتم عن سواء السبیل ولو کان حیًا و ادرک نبوتی لاتبعنی۔ یعنی خدا کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ اگر حضرت موسےٰ ظاہر ہوں۔ اور تم مجھے چھوڑ کر ان کی پیروی کرنے لگ جاؤ۔ تو تم سیدھے راستے سے گمراہ ہو جاؤ۔ اگر وہ زندہ ہوتے۔ اور میری نبوت کے زمانہ کو پاتے۔ تو ضرور میری پیروی کرتے۔

اگر ان احادیث سے حضرت موسیٰ و عیسیٰ علیہما السلام کی بزعم احرار توہین ہو سکتی ہے۔ تو حضرت مرزا صاحب کے متعلق بھی کہا جا سکتا ہے۔ کہ آپ نے بھی توہین کی۔ اور اگر ان سے انکی توہین نہیں ہوتی۔ بلکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بطور تحدیث نعمت یہ بیان فرمایا۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بھی حضرت مسیح ناصری علیہ السلام سے اپنے تئیں بہتر قرار دینا انکی توہین نہیں کہلا سکتی۔ بلکہ یہ بھی تحدیث نعمت کے طور پر بیان کہلائیگا۔ تعجب ہے آجکل کے نام نہاد علماء تو مسیح محمدی کو مسیح موسوی پر فضیلت دینا کفر سمجھتے ہیں۔ مگر ان کے علماء نے مسیح محمدی کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بھی افضل قرار دیا ہے۔ چنانچہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی فرماتے ہیں۔ حضرت عیسےٰ از حضرت موسےٰ افضل است و رتبہ او فوق حضرت موسیٰ است مبداء و معاد ص ۵۔ مولوی نور الحسن مرحوم نے اسکی یہ وجہ بیان کی ہے۔ کہ بعد نزول حضرت عیسےٰ شریعت محمدیہ کی پیروی و اتباع و نشر و اشاعت کرینگے اس لئے وہ حضرت موسےٰ سے افضل ہیں۔ نواب صدیق حسن خاں نے مسیح موعود کا بعض انبیاء سے افضل ہونا تسلیم کرتے ہوئے امام ابن سیرین کا یہ قول نقل کیا ہے۔ کہ قد کاد یفضل بعض الانبیاء کہ مسیح موعود بعض انبیاء سے افضل ہونگے۔ (حجج الکرامہ ص ۳۸۶)

پس یہ اعتراض جو "مجاہد" نے کیا۔ بالکل باطل اور دور از حقیقت ہے۔

امرتسر کے ایک بہت بڑے جلسہ میں احرار کی حقیقت کا اظہار

احرار سے قطع تعلق اور ان کے قلع قمع کے متعلق نائب امیر شریعت کا فتوے

امرتسر ۲۶ مارچ۔ کل بعد نماز عشاء مجلس اتحادِ ملت امرتسر کے زیر انتظام اندرون دروازہ بھگتانوالہ ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جلسہ گاہ حاضرین سے کھچا کھچ بھری ہوئی تھی۔ جلسہ گاہ میں بجلی کی روشنی کے حروف میں "مولانا ظفر علی خاں زندہ باد" لکھا ہوا تھا۔ بلیجہ پارٹی کے باوردی رضاکار انتظام میں مصروف تھے۔ نو بجے جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ شیخ غلام محی الدین صاحب کی تجویز اور کامریڈ محمد عبد اللہ صاحب کی تائید سے مولانا ابو سعید انور صاحب صدر جلسہ قرار پائے۔

صدارتی تقریر

صدر نے سامعین سے درخواست کی کہ امن و سکون سے جلسہ کی کارروائی سنیں۔ اور اگر کسی کے دل میں خلش پیدا ہو۔ تو باقاعدہ صدر سے تحریری اجازت لے کر استفسار کرسکتا ہے۔ لیکن دوران تقاریر میں کسی کو بولنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ اس کے بعد مولوی ظفر علی خان کا ذکر کرتے ہوئے ان کے متعلق احرار کے معاندانہ رویہ کی مذمت کرتے ہوئے کہا۔ ہم علی وجہ البصیرت جانتے ہیں۔ کہ احرار نے منظم سازش کرکے مولانا کی توہین کرائی۔ اب ڈھٹائی سے مرزائیوں اور غیر ذمہ دار لوگوں کے سر تھوپتے ہیں۔ لیکن احرار کے مکروہ پروپیگنڈے سے صداقت چھپ نہیں سکتی احرار کو چاہیئے۔ کہ کھلے بندوں گڑگڑا کر معافی مانگیں۔ ورنہ ہم ان کے پُر فریب تقدس کے تار و پود بکھیر کر رکھ دیں گے۔

مولوی عبد المرغوب کی تقریر

راولپنڈی کے مولوی عبد المرغوب صاحب نے مولوی ظفر علی کی تعریف و توصیف کے بعد احرار کی مسجد فروشی کی داستان سناتے ہوئے کہا۔ اسلام معابد و مساجد کی حفاظت اور عزت و حرمت کا پیغام لایا۔ لیکن احرار نے اپنی اغراضِ مشومہ کی خاطر اس پیغامِ اسلام کو پاؤں تلے روند ڈالا۔

مسٹر عبد الکریم کی تقریر

لاہور کے مسٹر عبد الکریم صاحب شورش نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔

مولوی ظفر علی کی مسجد خیر الدین میں احرار نے توہین کرکے نہ صرف اپنی بد باطنی کا ثبوت دیا ہے۔ بلکہ اپنی اسلام فروشی پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے۔ مولانا کی توہین مسلمانان عالم کی توہین ہے۔ ظفر علی کی بے حرمتی اسلام کی بے حرمتی ہے۔ بلکہ خواجۂ کونین کی توہین ہے۔ احرار نے مولانا کی توہین نہیں کی۔ بلکہ تمام جہان کے ادیبوں۔ شاعروں۔ اخبار نویسوں افسانہ نویسوں کی توہین کی ہے کیونکہ مولانا بے نظیر ادیب۔ بے مثل شاعر۔ چوٹی کے اخبار نویس اور بلند پایہ افسانہ نویس ہیں۔ اس لئے تمام ادیبوں۔ شاعروں۔ اخبار نویسوں اور افسانہ نویسوں کا فرض ہے۔ کہ اپنی توہین کا بدلہ احرار سے لیں۔ اور وہ اس طرح کہ ان کو ناک چنے چبوا کر رسوائے عالم کردیں۔ احراریوں نے سمجھا ہوگا۔ کہ ہم نے کسی کی شلوار کے پھٹنے کا بدلہ مولانا کے گلے کے ہار توڑ کر لے لیا ہے مگر وہ یاد رکھیں۔ احرار کی ڈاڑھیاں بھی اس گستاخی کا کفارہ نہیں ہوسکیں گی۔ مسلمانوں کا ایک ایک بچہ احرار کے گلے کا ہار بن کر ان کی ڈاڑھیوں کو نوچ نوچ کر تار تار کردے گا۔ اور وہ دن دور نہیں۔ کہ احرار کیفرِ کردار کو پہونچ جائیں گے۔

سید غلام مصطفیٰ کی تقریر

راولپنڈی کے سید غلام مصطفیٰ صاحب گیلانی نے کہا۔

احرار نے اپنے پاؤں پر آپ کلہاڑا مارا ہے۔ ان کے متعلق یاد رکھو اسلام میں یہ ناپاک گروہ نیا نہیں۔ بلکہ قرون اولےٰ میں بھی اسی وضع و قماش کے لوگ ہوتے رہے ہیں۔ حضرت امام حسینؓ نے دشت کربلا میں اپنے کنبہ کے تمام افراد اسلام پر قربان کرتے ہوئے دشمن کے تیر و تفنگ اور جور و جفا کے سامنے پیش کردئے۔ اور خود جامِ شہادت نوش فرما کر اسلام کی لاج رکھ لی۔ لیکن اس وقت کے احرار نے فتوے دیا۔ کہ امام حسین باغی و طاغی ہے۔ نعوذ باللہ من ذالک۔ آج بھی فتوے احرار نے شہیدان لاہور کے حق میں دیا ہے۔ احرار کے مردہ باد اور زندہ باد کہنے سے کوئی زندہ اور مردہ نہیں ہوسکتا۔ یہ خدا کا کام ہے۔

میر محمد الدین کی تقریر

میر محمد الدین صاحب نے کہا۔

میرے ناقص خیالات آپ لوگ کئی بار سن چکے ہیں۔ آج تو مولانا کی موجودگی میں میرے جیسے کم گو کی تقریر کی ضرورت ہی نہیں۔ اس لئے میں صرف یہ کہوں گا۔ کہ احرار نے مولانا کی عزت پر جو ہاتھ ڈالا ہے۔ یہ سودا ان کو مہنگا پڑے گا۔ مولانا ان کے استاد تھے۔ ان کو واجب تھا۔ کہ استاد کی عزت کرتے۔ احرار اپنی فضیلت پر نازاں نہ ہوں۔ آج بھی مولانا کا نطفۂ قلم احرار جیسے ہزاروں لیڈر پیدا کرسکتا ہے۔

مسٹر منصور علی کی تقریر

ان صاحب نے مسلمانوں سے اپیل کی کہ باہمی اختلافات کو مٹا دو۔ احرار او غیر احرار کا سوال بھول جاؤ۔ میں مولانا ظفر علی خاں سے بھی درخواست کروں گا۔ کہ احرار سے مل کر کام کریں۔

مولوی ظفر علی کو ایڈریس

اراکین مجلس اتحاد ملت امرتسر کی طرف سے مولوی ظفر علی صاحب کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا گیا۔ جو میر غلام جیلانی صاحب نے پڑھ کر سنایا۔ ایڈریس میں مولوی صاحب سے احرار کی عداوت و پرخاش کا ذکر بایں الفاظ کیا گیا۔

"مولانائے مکرم۔ ساری دنیا انگشت بدنداں ہے۔ کہ آج ایک ایسی جماعت آپ سے برسر پرخاش ہے۔ جس کی ساکھ محض آپ کے دم قدم کی برکت سے قائم ہوئی۔ اور جو صرف آپ کی توجہ سے ہی ملک میں قبولیت و ہر دلعزیزی حاصل کرسکی۔ لیکن آج وہی جماعت احسان فراموشی اور ناقدردانی کا مظاہرہ کرکے خود اپنی ذلت و رسوائی کا موجب بن رہی ہے۔"

"علامہ دہر! پچھلے دنوں امرتسر میں بعض بدکردار اور عاقبت نااندیش افراد نے آپ کی شان گرامی میں جو گستاخیاں کیں۔ ہمیں اس کا بہت ہی رنج ہے۔ اور امرتسر کے تمام صحیح الدماغ اور نیک طبیعت انسانوں نے مفسدوں کی اس قسم کی حرکات کو نہایت ہی نفرت و حقارت کی نظر سے دیکھا ہے۔ اور ہم آپ کو خلوص دل سے یقین دلاتے ہیں۔ کہ ہر شریف شہری آپ کی قومی و ملی خدمات کی قدر کرتا ہے۔ اور حاسدان بدباطن کی کمینہ حرکات سے نفرت و بیزاری کا اظہار کرتا ہے۔"

مولوی ظفر علی صاحب کی تقریر

ایڈریس کے جواب میں مولوی صاحب نے کہا:۔

اے کاش مسلمان قرونِ اولےٰ کے مسلمانوں کے نقشِ قدم پر چلیں۔ لیکن مسلمانوں نے اسلام کو خیرباد کہہ دیا۔ اور فرقہ بندی کے مہالک میں مبتلا ہوگئے۔ اگر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور خلفائے راشدہ۔ تابعین۔ تبع تابعین اور صحابہ کرام سے سوال کیا جاتا کہ آپ کا مذہب کیا ہے۔؟ تو وہ صاف جواب دیتے۔ کہ ہم مسلمان ہیں۔ لیکن آج ہماری بدقسمتی سے حنفیت۔ وہابیت۔ بریلویت دیوبندیت۔ سنیت۔ مقلدیت۔ غیر مقلدیت چکڑالویت۔ اہلحدیثیت اور شیعیت کے جھگڑے جھانجے پیدا ہوگئے ہیں۔ مسلمانو! اختلافات مٹا دو۔ اور حبل اللہ کو مضبوطی سے پکڑلو۔ میں ہمیشہ سے یہی کہتا آیا ہوں۔ اور یہی کہتا جاؤں گا۔ آج مسٹر منصور علی چشتی کہتے ہیں۔ کہ احرار غیر احرار کا سوال جانے دو۔ میں تو چاہتا ہوں۔ کہ احرار کا جھگڑا ہی مٹ جائے لیکن احراری اونٹ کسی کروٹ نہیں بیٹھتا جب مسجد شہید گنج شہید ہوئی۔ تو میاں عبد العزیز صاحب بیرسٹرایٹ لاء کے دولتکدہ پر ایک میٹنگ ہوئی۔ جس میں احراری نمائندے چودھری افضل حق اور داؤد غزنوی موجود تھے تو ہم نے کہا۔ آپ اس معاملہ کو اپنے ہاتھ میں لیں۔ اور مسلمانوں کی کشتی کو بھنور سے نکالیں۔ آپ راہنما بنیں۔ ہم آپ کے تحت کام کریں گے۔ لیکن احراری نمائندوں نے انکار کردیا۔

اس وقت مولانا عبد القادر صاحب قصوری نے احرار سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ آپ ظفر علی کے ماتحت ہو کر کام کریں۔ احرار نے کہا۔ کہ یہ بھی منظور نہیں۔

تو مولانا عبدالقادر صاحب نے فرمایا۔ نہ تو آپ آگے لگتے ہیں۔ نہ پیچھے۔ آپ چاہتے کیا ہیں۔ احرار نے جواب دیا۔ کہ ہم مسجد کے معاملہ میں ٹس سے مس بھی نہیں ہونگے۔ احرار کی اس کور چشمی اور مسلمانان پنجاب سے بیوفائی اور خانہ خدا کی بے حرمتی پر اس قسم کی بے اعتنائی پر میں (ظفر علی) نے کہا۔ کہ خدا کے لئے رسول کے لئے مسجد کے لئے ہمارے ساتھ مل کر کام کرو۔ میں پاؤں پڑنے پر تیار ہوا۔ ہاتھ جوڑے منت کی سماجت کی۔ کہ خدا کے لئے مسجد کے معاملہ کو سمجھاؤ۔ قانونی۔ آئینی غیر آئینی۔ سکھوں سے افہام و تفہیم جو بھی طریق کار آپ پسند کریں۔ ہم آپ کے ساتھ اس پر عمل کریں گے۔ اگر ظفر علی کو جوتے بڑے کی خدمت سپرد کروگے۔ تو گندگی کا ٹوکرا سر پر اٹھانے کے لئے آپ کے حکم کی تعمیل کرے گا۔ لیکن واے برحالِ ما احراری نمائندوں نے انکار کر دیا۔ اور صاف انکار کر کے ہماری تمام امیدوں اور التجاؤں پر پانی پھیر دیا۔ بلکہ انکار کے علاوہ فتویٰ دیا۔ کہ یہ مسجد اب مسجد نہیں رہی کیونکہ عرصہ سے سکھوں کے قبضہ و تصرف میں ہے۔ ہم نہ قانونی نہ آئینی غرض کوئی بھی ذریعہ حصول مسجد کا اختیار نہیں کریں گے۔

آہ مسلمانو! اسلام مسجد (خانہ کعبہ) سے نکلا۔ اور مسجد ہی مسلمانوں کا مذہبی مقدس مقام ہے۔ دنیا جہان کی سب مساجد خانہ کعبہ کی مسجد کی بیٹیاں ہیں۔ اور شعائر اللہ کی حرمت و حفاظت ہر سچے مسلمان کا فرض ہے۔

اب مسٹر منصور علی چشتی بتائیں۔ کہ ہم نے رشتۂ اتحاد توڑا یا احرار نے؟ ایسے حالات میں احرار کے ساتھ اتحاد و اتفاق کس طرح ہو سکتا ہے۔

ہم نے سکھوں سے افہام و تفہیم کے لئے ایک وفد تجویز کیا۔ جس میں احرار کو شمولیت کی دعوت دی۔ تو احرار کے نمائندہ داؤد غزنوی نے کہا۔ ہم اس شرط پر وفد میں شامل ہو سکتے ہیں۔ کہ سکھوں سے مسجد کی واپسی کا مطالبہ نہ کیا جائے۔ صرف یہ پیش کیا جائے۔ کہ کچھ مسجد کو موجودہ صورت میں بحال رہنے دیں۔ مسلمان اندازہ لگالیں۔ کہ احرار کا رویہ مسجد کے متعلق کیسا رہا ہے۔

میں نے مجلس احرار کے ارکان اور صدر کے نام ایک چٹھی ڈاک ٹکٹ پر چڑھا کر اپنے اردلی کے ہاتھ بھجوائی۔ جس کی رسید میرے پاس موجود ہے۔ کہ خدا کے لئے رسول کے لئے اپنے ذاتی مفاد کو قربان کر کے ملت اسلامیہ کے مفاد اور خانۂ خدا کی حرمت کے لئے ہمارے ساتھ مل کر کام کرو۔ لیکن احرار کے کانوں پر جوں تک نہ رینگی۔ اب بتایئے چشتی صاحب! ہم نے اتحاد و اتفاق کے لئے کونسی کسر اٹھا رکھی۔ احرار نے اس اسلامی تحریک کے خلاف پوسٹر شائع کئے۔ جو ملک کے کونے کونے میں احرار کے سرپرستوں نے پہونچائے صوبہ سرحد میں کثرت شائع کرائے گئے۔ دہلی سے مجھے رپورٹ ملی۔ کہ احراری کارکن ان پوسٹروں کو چسپاں کرتے رہے۔ اس طرح مسلمانوں کی تمام کوششوں پر احرار نے پانی پھیر دیا۔ حصول مسجد کے کام میں احرار نے نہ صرف روڑے اٹکائے۔ بلکہ سکھوں کی حمایت کی۔

مسجد خیرالدین میں احرار نے جو سلوک میرے ساتھ کیا۔ وہ احرار کی منظم سازش کا نتیجہ تھا۔ میرے گلے سے ہار توڑے گئے۔ اور گالیاں دی گئیں۔ آج میں نے دوران تقریر میں ہار نہیں اتارے۔ حالانکہ میرے عادت اتار دینے کی ہے۔ لیکن میں احرار کو معاف کرتا ہوں۔ لا تثریب علیکم الیوم۔

سامعین! لاہور میں مجلس اتحاد ملت کی جدید تشکیل کی گئی ہے۔ یہ مجلس مرکزیہ مسلمانوں کی منظم اور فعال جماعت ہوگی۔ سارے ملک میں اس کی شاخیں قائم کی جائیں۔ ہر شہر میں ایک مرکزی مجلس ہو۔ اور ہر محلہ میں اس کی شاخیں ہوں۔ ہر ایک مسلمان مرد عورت۔ بچہ بوڑھا اس کا ممبر بنے۔ اور نیلی قمیص پہنے۔

مولوی محمد اسحٰق مانسہروی کی تقریر

مولوی صاحب نے کہا۔ میرا گلا خراب ہے اور درد ہو رہا ہے۔ لیکن چونکہ احرار اور غیر احرار کا سوال چھڑ گیا ہے۔ اس لئے مناسب سمجھتا ہوں۔ کہ اپنے خیالات کا اظہار کردوں اور اصلیت سے مسلم پبلک کو آگاہ کروں۔

مسجد خدا کا گھر ہے اور شعائر اللہ میں سے ہے۔ ہر مسلمان کا فرض اولیں ہے۔ کہ شعائر اللہ کی حفاظت میں سر دھڑ کی بازی لگا دے۔ جو مسجد کا مخالف ہے۔ وہ اسلام کا دشمن اور مخالف ہے۔ بلکہ دائرۂ اسلام سے خارج ہے میں مجلس احرار کے بیانات پڑھکر حیران ہوا کرتا تھا۔ کہ ان کو کیا خدا کی مار پڑ گئی۔ آج لاہور سشن کورٹ میں میری شہادت تھی ہندو اور سکھ وکلاء نے مسلمان گواہوں پر جو جرح کی وہ بعینہٖ وہی تھی۔ جس کا اظہار احرار اپنے بیانات میں متعدد بار کر چکے ہیں۔ اب دو ہی باتیں ہیں۔ یا تو احرار نے یہ جرح تیار کر کے دی ہے۔ یا غیر مسلم وکلاء نے احرار کو یہ بیانات تجویز کر کے دیئے تھے۔ آپ اخبارات میں اس جرح کو پڑھیں۔ جو مفتی کفایت اللہ صاحب اور دیگر مقتدر علماء اسلام پر دوران شہادت میں غیر مسلم وکلا نے کی ہے۔ اور دوسری طرف احرار کے وہ اعلانات اور بیانات پڑھیں جو مسجد شہید گنج کے سلسلہ میں انہوں نے دیئے تھے۔ تو آپ پر اظہر من الشمس ہو جائیگا کہ احرار اور سکھ ایک تھیلی کے چٹے بٹے ہیں

اگر آج تک مسجد نہیں ملی۔ تو یہ احرار کی بے ایمانی کا نتیجہ ہے۔ لاہور میں جو مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلی گئی۔ یہ سب احرار کی مہربانی کا ثمرہ ہے۔ اخبارات کی ضمانتیں اور مسلم راہنماؤں کی نظربندیاں یہ سب کچھ احرار کا ساختہ پرداختہ ہے ؎

اے باد صبا ایں ہمہ آوردۂ تست

اگر احرار کی شہ اور امداد سکھوں کو نہ ہوتی تو مسجد کبھی نہ گرتی۔ جو کچھ کیا۔ احرار نے کیا۔

اے مسلمانو! دل کے کانوں سے شریعت غرا کا فتویٰ سن لو۔ اور اس پر عمل کرو۔ از روئے شریعت احرار سے ہر قسم کا تعاون اور رواداری حرام اور قطعی حرام ہے۔ احرار کے ساتھ میل ملاپ مسلمانوں پر بالکل اور قطعاً حرام ہے۔ جو احرار سے تعاون کرے یا میل ملاقات رکھے گا۔ وہ گنہگار اور شریعت کے فیصلے کا منکر ہوگا۔

۸ جولائی ۱۹۳۵ء سے پہلے احرار ہماری آنکھ کا تارا تھے۔ مگر آج ہماری آنکھ کا تنکا ہیں۔ عطاء اللہ اور حبیب الرحمٰن اور دیگر زعمائے احرار ہمارے عزیز تھے۔ مگر آج یہ ملت اسلامیہ کے باغی اور نافرمان ہیں۔ اس لئے ہمارا ان کے ساتھ کوئی تعلق۔ کوئی واسطہ اور سروکار نہیں۔ احرار اسلام میں فتنہ آخرالزماں ہیں۔ ان کا قلع قمع ہر مسلمان کا فرض ہے۔ اور ان سے میل ملاقات گناہ عظیم اور خسر الدنیا والآخرہ کا موجب ہے۔ احرار نے خدا۔ رسول اور اسلام۔ مسجد اور مسلمانوں کو چھوڑا۔ اس لئے مسلمانوں نے احرار کو چھوڑا۔ ہر مسلمان پر واجب ہے کہ احرار سے قطع تعلق کرلے۔ پونے ایک بجے رات کو جلسہ ختم ہوا۔

(نامہ نگار از امرتسر)

پچیس فاروق نصف قیمت میں

فاروق کی اپیل کے جواب میں میرے ایک قدیمی محسن ہمدرد نے مبلغ پچاس روپیہ بوساطت ناظر صاحب بیت المال فاروق کی امداد میں عطا فرمائے ہیں۔ مگر اظہار نام کی اجازت نہیں دی۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ میں اس عطیہ سے پچیس فاروق ایسے کم استطاعت احمدی دوستوں کے نام ایک سال کے لئے جاری کرنا چاہتا ہوں۔ جو اخبار کے شائق ہوں۔ اور نصف قیمت مبلغ دو روپیہ پیشگی ارسال فرمائیں۔ فاروق کا چندہ سالانہ چار روپیہ ہے۔ اور مہینے میں چار بار شائع ہوتا ہے۔ پس جو دوست اپنے آپ کو مستحق سمجھیں۔ وہ بہت جلد دو روپیہ نصف چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں۔ یا وی۔پی کی اجازت دیں۔ وی۔پی پر ۵/ زائد خرچ ہونگے۔ درخواست خریداری پتہ ذیل پر معہ نصف قیمت دو روپیہ کے بھیجنی چاہیئے:۔ (مینجر اخبار فاروق قادیان ضلع گورداسپور)

پھلوں کی فروخت کیلئے ایجنٹوں کی ضرورت

ایک منڈی میں پھلوں کی فروخت کی غرض سے کچھ ایجنٹوں کی ضرورت ہے جو راولپنڈی۔ انبالہ۔ میرٹھ۔ شملہ۔ دہلی۔ امرتسر وغیرہ مقامات سے آرڈر حاصل کرینگے۔ انکو قیمت فروخت پر پندرہ فیصدی کمیشن ملیگا۔ جو دوست یہ کام کرنا چاہیں بہت جلد اپنی درخواستیں سرنامہ کی جگہ چھوڑ کر مع مصدقہ اسناد نظارت ہذا میں ارسال کردیں۔ درخواست امیر جماعت

میونسپل انتخاب ہوشیارپور اور برادرانِ وطن

۱۹۳۳ء کے ابتدا میں ہوشیارپور میونسپل کمیٹی کی فہرست رائے دہندگان کچھ ایسی چالاکی سے تیار کی گئی کہ مسلم رائے دہندگان ۱۹۳۰ء کے مقابل بقدر نصف کم دکھائے گئے۔ مگر غیر مسلم عنصر قریباً ڈیڑھ گنا بڑھا دیا گیا۔ چونکہ اس وقت کلرک سپرنٹنڈنٹ، افسر انچارج حتیٰ کہ ڈپٹی کمشنر صاحب تک سب ہندو تھے۔ اس لئے یہ نتیجہ کچھ غیر متوقع نہ تھا۔ مسلمان اپنی عادت مستمرہ کے مطابق خاموش رہے۔ لیکن بعد میں جب کہ اس ناجائز اکثریت کا فائدہ مسلمانوں کی رائے دہندگی کو ہمیشہ کے لئے اقلیت میں منتقل کر دینے کی صورت میں رونما ہونے والا تھا۔ مسلمانوں نے انکشاف حقیقت کی طرف توجہ کی۔ اور ذرا سی پڑتال سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ گئی۔ کہ ایک ہزار سے زائد غیر مسلم ووٹر مختلف وارڈوں میں مکرر سہ کرر بلکہ اس سے بھی زیادہ دفعہ درج تھے۔ علاوہ ازیں بہت سے جعلی ووٹ بھی درج شدہ پائے گئے۔

اندریں حالات افسران بالا کی طرف سے ازسرنو فہرست ہائے رائے دہندگان کی تیاری کا حکم صادر ہوا۔ اسی اثنا میں غیر مسلم اکثریت کو یہ گوارا نہ ہوا۔ کہ ہوشیارپور کے ملحقہ مواضعات کمال پور، بسی خواجو، ستھری، بسم اللہ پور، دارا پور، نلوئیاں جہاں کہ مسلم اکثریت ہے محصول چنگی وغیرہ سے مستثنیٰ رہیں۔ اس لئے حدود میونسپل کمیٹی کی توسیع کر کے ان مواضعات کو حدود کے اندر داخل کر لیا گیا۔ جس سے مسلم آبادی بہت بڑھ گئی۔ اب جدید فہرستہائے رائے دہندگان ازسرنو تیار کی گئیں۔ ہر ایک وارڈ میں ایک مسلم اور ایک غیر مسلم رائے نویسندہ مقرر کیا گیا۔ اور ان پڑتال کے لئے پولیس کے انسپکٹر، تحصیلدار، نائب تحصیلدار اور ایک افسر انچارج جو سب غیر مسلم تھے تعینات کئے گئے۔ جنہوں نے بڑی کوشش سے پڑتال کر کے رپورٹ کی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مسلم اقلیت اکثریت میں بدل گئی۔ اس پر غیر مسلم عنصر نے شور مچایا۔ اور ازسرنو فہرستوں کی تیاری کا مطالبہ کیا۔ حکام ضلع نے ان کے اس ناجائز مطالبہ کو منظور کر لیا۔ اور ایک دفعہ پھر فہرستوں کی تیاری کا حکم صادر ہوا۔ علاوہ پہلی احتیاطوں کے اب کی مرتبہ یہ حکم ہوا کہ مسلم اور غیر مسلم ممبران کمیٹی اپنے اپنے وارڈوں میں ہمراہ رہ کر صحیح فہرستیں تیار کرنے میں مدد دیں۔ رائے نویسندگان لائق اور تجربہ کار مسلم و غیر مسلم پٹواری بدستور سابق ہندو عملہ کے زیر انتظام مقرر کئے گئے۔

اس تمام احتیاط کے بعد نتیجہ وہی رہا۔ یعنی مسلمانوں کی اکثریت دوسری دفعہ بھی قائم و برقرار رہی۔ مگر برادرانِ وطن اب بھی مطمئن نہیں۔ اور ناجائز طریقوں سے ناواجب کارروائیاں کرتے ہیں۔ کبھی اخباروں میں غلط اور بے سروپا مضامین شائع کرتے ہیں۔ کبھی وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ سے ملاقاتیں کرتے ہیں۔ کبھی حکام کے خلاف ناگفتنی باتیں کرتے ہیں۔ چونکہ ہندوؤں نے اپنے ووٹرز کی تعداد میں ناجائز طور پر اضافہ کرنے کے لئے شہر کے چند ہندو غنڈے مقرر کر دیئے۔ اس لئے نقص امن کے اندیشہ سے حکام شہر نے پولیس تعینات کر دی ہے۔ (نامہ نگار)

جسٹس کولڈسٹریم کا فیصلہ

جماعت احمدیہ لاہور جسٹس کولڈسٹریم کا فیصلہ بزبان اردو شائع کر رہی ہے جو ۲۰×۳۰/۸ پر ۴۰ صفحہ سے زائد ہوگا۔ قیمت ایک روپیہ سیکڑہ علاوہ محصول ڈاک ہوگی۔ خواہشمند اصحاب اور جماعتیں جنرل سکرٹری جماعت احمدیہ مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ لاہور سے طلب فرمائیں

جنرل سکرٹری

مجلس احرار کے ایک رکن کے چند مکروہ فقرات

روزنامہ "احسان" لاہور ۲۶ مارچ ۱۹۳۶ء کے صفحہ ۷ پر ایک مضمون بحوالہ الفضل راقم کی طرف منسوب کیا گیا۔ جس کے چند فقرات قابل توجہ یہ ہیں۔ (۱) علمائے احرار کو مناسب ہے کہ وفات مسیح کے قائل ہو جائیں (۲) علمائے احرار کو مناسب ہے کہ فوراً احمدی ہو جائیں۔ (۳) عقلمند حضرت مرزا صاحب کی تاویل کے قائل ہو کر انہیں مسیح موعود مان لیتے ہیں۔ یہ فقرات ایک تازہ تالیف وفات مسیح سے لئے گئے ہیں۔ اگر وفات مسیح کے سارے مضمون جن میں احرار کی یہودیت اور عیسائیت پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ شائع کر دئے جائیں۔ تو ممکن ہے کہ باسمجھ مسلمان احرار کے مشرکانہ عقیدہ کی ضلالت میں گمراہ نہ رہیں۔

روزنامہ "احسان" کے صفحہ مذکور پر سوالاتِ عجیب کا حوالہ دے کر بٹالہ کی مجلس احرار کے ایک رکن نے چند مکروہ فقرات کو میری طرف منسوب کیا ہے اس کا جواب صرف یہ ہے کہ ان فقرات کو نہایت غیر موزوں پیرایہ میں ظاہر کیا گیا ہے جو انسانیت اور شرافت سے بعید ہے۔ کتاب عجیب سوالات کو میں نے اس نیت سے تلف کر دیا تھا کہ اس میں میری طرف سے حضرت مرزا صاحب یا حضرت بیوی صاحبہ کے متعلق جو ذکر آیا تھا۔ اس میں کوئی غلط فہمی پیدا ہو کر میری ذلت کا باعث نہ ہو۔ کیونکہ حضرت مرزا صاحب کا یہ الہام بھی ہے۔ انی مھین من اراد اھانتک۔ احرار اور اشرار میں جو امتیاز نہیں رہا۔ اور جا بجا ہندوستان میں احراریوں کی شرارتیں ظاہر ہو کر عوام مسلمان ان سے بدظن ہو رہے ہیں اس کی وجہ صرف یہی ہے۔ کہ وہ خدا کے مقدس بندہ کی۔ جس نے اپنے متبعین میں بھی تبلیغ اسلام کا جذبہ پیدا کر کے ان کو مسلمانوں میں ممتاز کیا۔ توہین کر کے انی مھین من اراد اھانتک کی زد کے نیچے آ رہے ہیں۔ مگر ان کے لئے مشکل یہ ہے۔ کہ جب تک اس مقدس انسان کی توہین نہ کریں۔ جاہل مسلمانوں سے چندہ وصول نہیں ہو سکتا۔ مگر یہ مال حرام جو صرف ایک مقدس انسان کی توہین کی کمائی ہے کب تک انہیں سرسبز اور شاداب رکھے گا۔ دل تو چاہتا ہے۔ کہ کچھ اور بھی لکھا جائے۔ لیکن آپ کے اخبار کو احرار کی سیاہ روش سے زیادہ سیاہ کرنا نہیں چاہتا۔ تازہ تالیف وفات مسیح دو آنہ کے ٹکٹ پر ہر شخص منگوا سکتا ہے۔

پتہ:۔ منشی حمید العزیز نمبردار بٹالہ دروازہ کلاں ضلع گورداسپور (پنجاب)

ا-ح صاحب کو اطلاع

آپ کے مضامین پہنچے۔ شائع کئے جا سکتے ہیں۔ بشرطیکہ عام اخباری اصول کے مطابق آپ اپنے مکمل پتہ سے ایڈیٹر کو اطلاع دیں۔

پتہ مطلوب ہے

میاں محمد انور صاحب ولد قاضی عبد الحق صاحب مرحوم سیکنڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے پتہ کی دفتر نظارت بیت المال کو ضرورت ہے۔ جس صاحب کو معلوم ہو۔ براہ مہربانی خاکسار کو مطلع فرمائیں۔ (ناظر بیت المال۔ قادیان)

جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے

تریاق دماغ یہ دوا دل و دماغ کو بیحد تقویت پہنچاتی ہے۔ اگر امتحان میں اول رہنا ہو۔ اگر مدبر اور عقلمند بننا ہو۔ اگر جج بیرسٹر اور قانون دان بننا ہو۔ سائنس میں درجہ کمال پر پہنچنا ہو۔ تو تریاق دماغ استعمال کیجئے۔ تریاق دماغ سے کیسا ہی کند ذہن غبی انسان ہو۔ نہایت ذہین بن سکتا ہے۔ دل و دماغ کے قوت پہونچانے میں لاثانی ہے۔ جس کا ہزاروں آدمی تجربہ کر چکے ہیں۔ استعمال کر کے دیکھئے اختلاج قلب کے لئے اکسیر ہے۔ قیمت ۳ تین روپیہ۔

اکسیر بانجھ وہ بانجھ عورتیں جو اولاد جیسی نعمت سے بالکل محروم ہیں۔ اور اس حسرت میں نہایت غمگین ہیں۔ کہ افسوس ہمارے بعد ہماری نسل منقطع ہونیوالی ہے۔ وہ ہرگز نہ گھبرائیں۔ بصد شوق یہ دوا استعمال کریں قطعی اولاد پیدا ہوگی ہزارہا بانجھ عورتیں اس دوا سے صاحب اولاد ہو گئیں نہایت مجرب دوا ہے قیمت ۳ تین روپیہ۔

اکسیر دمہ و کھانسی کیسا ہی پرانا دمہ یا کھانسی ہو۔ اس دوا سے دور ہو جاتا ہے۔ اور پھر کبھی نہیں ہوتا ہے پہلی ہی خوراک میں اپنا فائدہ دکھاتی ہے۔ نہایت مجرب دوا مسودہ ہے جس کا صدہا مریضوں پر تجربہ ہو چکا ہے۔ ضرور تجربہ فرمائیے۔ جبکہ آپ تمام دوائیں کر کے تھک چکے ہوں۔ اس وقت اکسیر دمہ و کھانسی کو ضرور استعمال فرمائیں۔ قیمت دو روپیہ (۲) نوٹ:۔ فائدہ نہ ہو۔ تو قیمت واپس کیا ایک عالم سے بھی جھوٹے اشتہار کی امید ہو سکتی ہے۔ فہرست دواخانہ مفت منگوائیں۔

ہر مرض کی مجرب دوا منگانے کا پتہ:۔ مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ

شکل و صورت کو خوبصورتی میں بدلنے والے ڈاکٹر

پہلے اپنا وزن کرو اور آئینہ سے چہرہ دیکھو ایک ماہ کے بعد نمایاں تغیر دیکھو

کس طرح؟ مندرجہ ذیل ڈاکٹروں کی رائے پر عمل کرنے سے

ڈاکٹر اول کتاب ذوق شباب رجسٹرڈ

برائے نام جوانو! طاقتور بننے کے خواہشمندو کتاب ذوق شباب ایک نئی زندگی کی روح پھونکنے والی کتاب کا مطالعہ آپ پر اس قسم کے اسرار ظاہر کرے گا۔ جو نہ کبھی آپ نے سنے ہونگے۔ نہ دیکھے ہوں گے۔ یہ کتاب اس قسم کے قواعد اور تراکیب پیش کرتی ہے۔ کہ ایک کمزور انسان کو بھی قابل رشک مرد بنا دیتا ہے وظیفہ زوجیت اور شادی شدہ لوگوں کے لئے صحیح راہنما کا کام دے گی۔ جوانی کا لطف حاصل کرنے کے لئے اس کتاب کا مطالعہ کرو۔ قیمت صرف ایک روپیہ

ڈاکٹر دوم دوا ذوق شباب رجسٹرڈ

یہ دوا ہماری [illegible] ایک خاص ایجاد ہے۔ جس کے استعمال سے سینکڑوں کمزور اور مریل انسان طاقتور سرخ و سفید بن گئے ہیں۔ معدہ جگر اس قدر طاقتور بن جاتے ہیں۔ کہ سیروں دودھ کئی چھٹانک مکھن روزانہ ہضم ہو جاتا ہے۔ ہر قسم کے کمزور کر دینے والے امراض کے لئے تریاق ہے۔ سل۔ دق۔ دمہ کے لئے اکسیر ہے۔ خون اس قدر پیدا ہوتا ہے۔ کہ دنوں میں زرد رو انسان سرخ و سفید بن جاتا ہے۔ ایک ماہ میں پندرہ پونڈ وزن بڑھ جاتا ہے۔ اگر آپ زندگی کا لطف حاصل کرنا چاہتے ہوں۔ تو ایک دفعہ ضرور استعمال کریں۔ قیمت فی ڈبیہ برائے پندرہ یوم عہ علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ: دواخانہ طب جدید اندرون دہلی دروازہ لاہور

محافظ جنین

حب اٹھرا (رجسٹرڈ)

اسقاط حمل کا مجرب علاج ہے

جن کے گھر حمل گر جاتے ہیں۔ مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں۔ اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست۔ قے پیچش۔ دردپسلی یا نمونیا۔ ام الصبیان پرچھاواں یا سوکھا بدن پر پھوڑے پھنسی۔ چھالے خون کے دھبے پڑنا دیکھتے ہیں بچہ موٹا تازہ اور خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمے سے جان دیدینا بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا اور لڑکیوں کا زندہ رہنا۔ لڑکے فوت ہو جانا اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی بیماری نے کروڑوں خاندان بیچراغ و تباہ کر دیئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے اور اپنی قیمتی جائدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد قبلہ مولوی نورالدین صاحب شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۱ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت۔ تندرست۔ مضبوط اور اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولہ ہے۔ یکدم منگوانے پر لعہ روپیہ علاوہ محصولڈاک۔

المشتہر

حکیم نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

اکسیر تسہیل ولادت

بچہ کی پیدائش کو آسان کر دینے والی دنیا بھر میں ایک ہی مجرب المجرب دوا ہے۔ اس کے بروقت استعمال سے وہ نازک اور دل ہلا دینے والی مشکل گھڑیاں بفضل خدا آسان ہو جاتی ہیں۔ بچہ نہایت آسانی سے پیدا ہوتا ہے۔ اور بعد ولادت کے درد بھی زچہ کو نہیں ہوتے۔ قیمت مع محصولڈاک یکمشت

مینیجر شفاخانہ دلپذیر۔ قادیان

جاننے والے جانتے ہیں

کہ ہومیوپیتھک علاج نہایت زود اثر۔ کم خرچ۔ دلچسپ علاج ہے۔ اس کی دن بدن ترقی ہے مقبول عام ہو رہا ہے جن پیچیدہ امراض میں دوسرے علاج ناکام رہتے ہیں۔ ہومیوپیتھک علاج کامیاب ہوتا ہے۔ ہومیوپیتھک علاج کو ترجیح دیجئے۔ اس کے بے شمار فوائد ہیں۔

ایم۔ اے۔ چ۔ احمدی۔ چتوڑ گڑھ۔ میواڑ

سرمہ نور (رجسٹرڈ) قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ سرموں کا سرتاج۔ نہایت ہی قابل قدر اور مقوی بصر ادویات کا مجموعہ۔ ضعف بصر دھند۔ غبار۔ جالا۔ پھولا۔ ککرے۔ خارش۔ ناخونہ۔ پانی بہنا۔ اندھراتہ وغیرہ کو دور کر کے نظر کو بڑھاپے تک قائم رکھنے میں بے نظیر ہے۔ نمونہ مہر کے ٹکٹ بھیج کر طلب کریں۔ قیمت فی تولہ عہ ماشہ عہ

شفاخانہ رفیق حیات۔ قادیان (پنجاب)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

کلکتہ ۲۸ مارچ معلوم ہوا ہے۔ مسٹر سبھاش چندر بوس گورنمنٹ ہند کے انتباہ کو پس پشت ڈالتے ہوئے ہندوستان واپس آجائیں گے اور اپنے آپ کو گرفتاری کے لئے پیش کردیں گے

لاہور ۳۰ مارچ۔ ہائیکورٹ لاہور نے شہید گنج کے فسادات کے سلسلہ میں ایک سکھ مسمی بشن سنگھ کے قاتل حسن محمد کی پھانسی کی سزا کی اپیل بحال رکھی ہے۔

نئی دہلی ۲۸ مارچ معلوم ہوا ہے مسٹر گاندھی نے لکھنؤ کانگرس میں شامل ہونے کا فیصلہ کرلیا ہے۔ جس سے کانگرسی حلقے مطمئن نظر آتے ہیں۔

لنڈن ۲۸ مارچ۔ انگلستان میں ایک ہوائی جہاز گر جانے سے پانچ اشخاص ہلاک ہوگئے ہیں۔

کوئٹہ ۲۸ مارچ۔ کل صبح زلزلہ کا ایک شدید جھٹکہ محسوس ہوا۔ جو تقریباً چھ سیکنڈ رہا۔ دروازے اور کھڑکیاں بجنے لگیں۔

بمبئی ۲۸ مارچ۔ صوبجات سندھ اور اڑیسہ کے گورنر سر لینسلاٹ گراہم اور سر جان ہیوبک بمبئی پہنچ گئے ہیں۔

روما ۲۸ مارچ۔ جرنیل بڈ دگلیو کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ شمالی محاذ کے مغربی حصہ میں اطالوی افواج نے وا لکیٹ کے علاقہ پر قبضہ کرلیا ہے۔

نئی دہلی ۲۸ مارچ۔ ہیمنڈ کمیٹی کی رپورٹ پر غور کرنے کے لئے اسمبلی نے جو کمیٹی مقرر کی تھی۔ آج اس کے متعلق مسٹر ہینت نے تحریک پیش کی۔ کہ اسمبلی کی اس کمیٹی نے جو رپورٹ پیش کی ہے اسے منظور کرلیا جائے۔ چنانچہ یہ تحریک منظور ہوگئی۔

نئی دہلی ۲۸ مارچ۔ ایک سرکاری اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ کوئٹہ میں کھدائی کا کام ختم ہوگیا ہے۔ اس وقت تک ستادن لاکھ روپیہ مال مالکوں کے حوالے کیا گیا ہے اور ... لاشیں نکالی گئیں۔

ناگپور ۲۸ مارچ۔ معلوم ہوا ہے۔ برار کا علاقہ اعلیحضرت نظام حیدر آباد دکن کے ماتحت کردیا جائے گا۔ برار میں یونین جیک کے ساتھ اعلیحضرت نظام کا جھنڈا لہرایا جائے گا۔ ولیعہد دکن کو پرنس آف برار کہا جائے گا۔

نئی دہلی ۲۸ مارچ۔ انجمن والیان ریاست سے مہاراجگان دھولپور۔ پٹیالہ۔ جھالاواڑ اور دیواس جونیر بھی مستعفی ہوگئے ہیں اور ان کے استعفے منظور کر لئے گئے ہیں۔

لنڈن ۲۸ مارچ۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ برطانیہ اور فرانس کے جنرل سٹاف عنقریب ایک اجلاس میں ان تجاویز پر بحث کریں گے۔ جو فرانس و بیلجیم کی سرحدوں کی حفاظت کے لئے ہونگی۔ کیونکہ اب اعلان کردیا گیا ہے۔ کہ جرمنی نے معاہدہ لوکارنو کی خلاف ورزی کی ہے۔

روم ۲۸ مارچ۔ اٹلی کے ایک افسر نے اعلان کیا ہے۔ کہ معاہدہ لوکارنو کے متعلق برطانیہ نے جو وائٹ پیپر شائع کیا ہے۔ اس کا اٹلی کی طرف سے کوئی جواب نہیں دیا جائے گا۔

بمبئی ۲۸ مارچ۔ بمبئی کے ایک اخبار کو معلوم ہوا ہے۔ کہ ہندوستان کے ریزرو فوجی افسروں اور دیگر فوجیوں کو جنہوں نے گذشتہ جنگ عظیم میں حصہ لیا تھا۔ حکومت کی طرف سے مراسلے بھیجے گئے ہیں جن کے ذریعہ ان سے دریافت کیا گیا ہے کہ جنگ شروع ہوجانے کی صورت میں اگر انہیں ایک ہفتہ کا نوٹس دیا جائے تو کیا وہ اپنے آپ کو قریبی فوجی سٹیشنوں پر حاضر کردیں گے۔

رنگون ۲۸ مارچ۔ رنگون میں چاولوں کے ایک کارخانہ میں آتشزدگی سے کارخانہ اور ذخائر تباہ ہوگئے۔ نقصان کا اندازہ اڑھائی لاکھ روپیہ لگایا جاتا ہے۔

لاہور ۲۸ مارچ۔ کل ڈاکٹر محمد عالم بیرسٹر کے دائر کردہ مقدمہ دیوانی متعلقہ مسجد شہید گنج کی مزید سماعت ہوئی۔ ڈاکٹر صاحب نے ایک دستاویز کی مصدقہ نقل عدالت میں پیش کی جس کی رو سے متنازعہ مسجد شہید گنج زبانی و تقریری طور پر اب سے ۲۱۳ سال پہلے یعنی ۱۷۲۲ء میں جبکہ محمد شاہ شہنشاہ دہلی کا زمانہ تھا۔ وقف قرار دی جاچکی ہے۔ اور وقف کے متعلق شاہی دستاویز موجود ہے۔

نئی دہلی ۲۸ مارچ۔ توقع ہے۔ جدید وائسرائے لارڈ لنلتھگو ۱۲ اپریل کو عدن پہنچیں گے۔ اور ۱۷ کو بمبئی پہنچ کر اپنے عہدہ کا چارج لینگے ان کے استقبال کی گورنر بمبئی کی طرف سے تیاریاں ہورہی ہیں۔

نئی دہلی ۲۸ مارچ۔ کل اسمبلی کے اجلاس میں مسٹر محمد یعقوب نے ایک سوال دریافت کیا جس میں بعض برطانی رسائل کے مضامین کے متعلق شکایت کی گئی۔ کہ وہ مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کرتے ہیں۔ سر ہنری کریک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ وزیر ہند نے تمام برطانی ایڈیٹروں کو تنبیہہ کردی ہے۔ کہ وہ مسلمانوں کے خلاف کوئی دلآزار مضمون شائع نہ کریں۔

بمبئی ۲۸ مارچ۔ گذشتہ ہفتہ کے دوران میں ۵۰۸۰۵۵۳ روپیہ کا سونا بمبئی سے غیر ممالک کو بھیجا گیا۔ اب سونا چین اور دوسرے ممالک کو بھی بھیجا گیا ہے۔

نئی دہلی ۲۸ مارچ۔ ریلوے کی مرکزی مشاورتی کونسل نے بغیر ٹکٹ سفر کرنے والوں کے خلاف کارروائی کرنے کے متعلق گورنمنٹ کی تجویز کو منظور کرلیا ہے۔ کونسل نے گورنمنٹ کی تجویز سے اس بات میں اختلاف کیا ہے۔ کہ جرم کا ثبوت بہم پہنچانے کا بوجھ استغاثہ پر ڈالا جائے۔ ملزم پر نہیں۔

میکسیکو ۲۸ مارچ۔ ۱۰ جرمن مسافر اور چار ملازم ایک ہوائی جہاز گرنے سے ہلاک ہوگئے ہلاک شدگان میں ایک جرمنی شہزادہ اور ایک شہزادی بھی ہیں۔

انگورہ ۲۸ مارچ۔ مصطفےٰ کمال پاشا کو قتل کرنے کے الزام میں جو مقدمات بعض اشخاص کے خلاف ترکی کی ایک عدالت میں چل رہے تھے۔ اب ان کا خاتمہ ہوگیا ہے۔ عدالت نے جملہ ملزمان کو بے قصور قرار دیتے ہوئے بری کردیا ہے۔

عدیس آبابا ۲۸ مارچ۔ جنوبی محاذ پر بمباری سے سویڈن کی ایمبولینس کا ایک حصہ تباہ کردیا گیا ہے۔

لاہور ۲۸ مارچ۔ بابو راجندر پرشاد صدر کانگرس جو لاہور میں آئے ہوئے ہیں پنجاب کے کانگرسی رہنماؤں سے پنجاب کونسل کے آئندہ انتخابات کے متعلق مشورے کر رہے ہیں۔

عدیس آبابا ۲۸ مارچ۔ شہنشاہ حبشہ اپنی فوج کی ایک جماعت کے ساتھ سکوٹہ کے ایک قریبی مقام پر آگئے ہیں۔ اس نقل مکانی سے شہنشاہ نے اپنی عسکری پوزیشن مضبوط کرلی ہے

پیرس ۲۸ مارچ۔ معاہدہ روس اور فرانس پر کل موسیو فلینڈن اور موسیو لٹیونوف وزیر خارجہ روس نے دستخط ثبت کردئے ہیں۔ اور معاہدہ تکمیل کو پہنچ گیا ہے۔

ایتھنز (بذریعہ ڈاک) معلوم ہوا ہے شاہ یونان نے اہل ملک کو انتباہ کیا ہے۔ کہ اس وقت ملک میں افتراق و تشتت کی جو رو سیاسیات ملکی کو ضعف پہنچا رہی ہے۔ اگر میرے منشاء کے مطابق وہ رفع نہ کی گئی۔ تو میں ملک چھوڑ دونگا

روما ۲۸ مارچ۔ لیگ آف نیشنز کے تیرہ ارکان کی کمیٹی کو اٹلی نے اطلاع دی ہے کہ اٹلی صرف اس صورت میں جنگ بند کرسکتا ہے اگر اس امر کا یقین ہو کہ حبشہ اٹلی کے کم از کم مطالبات مان لیگا۔ لیکن بصورت موجودہ حبشہ اٹلی کا مطالبہ ماننے کے لئے تیار نہیں۔

بمبئی ۲۸ مارچ۔ جرمن قونصل مقیم ہند کو جرمنی حکومت سے ہدایات موصول ہوئی ہیں کہ وہ ہندوستان میں سکونت رکھنے والے جرمنوں کی ایک فہرست تیار کرے۔ یہ کارروائی ہٹلر کی اس تحریک کی تعمیل میں کی گئی ہے جو جرمنی سے باہر رہنے والے جرمنوں کی فوج میں لازمی بھرتی کے متعلق ہے۔

لنڈن ۲۸ مارچ گذشتہ سال انگلستان کی چھ آبدوز کشتیاں تباہ ہوئیں جس سے گورنمنٹ کو نوے لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا۔

نئی دہلی ۲۸ مارچ۔ گورنر جنرل نے راجہ غضنفر علی رکن کونسل آف سٹیٹ کے اجمیر درگاہ بل کی منظوری دیدی ہے۔ نیز اسمبلی کے بیس مسلم ارکان نے اسمبلی میں بل پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی